Lesson No 100 Root Words (59-75)

یحسبن ← حسب ← گمان کرنا، خیال کرنا - / حساب لگانا

سبقو ← سبق ← سبقت لے جانا، آگے بڑھ جانا۔

یعجزون ← عجز ← عاجز کرنا، عاجز ہونا، ہرا دینا

واملاو ← ملد ← گن رکھو، تیاری رکھو

استطعتم ← طوع ← خوشی سے کرنا، اطاعت کرنا۔ استطاع طاقت رکھنا، جا

رباط ← ربط ← باندھنا، مضبوط کرنا۔ اللہ کا کسی کے دل کو مضبوط کر کے صبر سے باندھ ~~مضبوط~~ کر دینا، کسی چیز کو رسی سے باندھنا

الخیل ← خیل ← گھوڑا، خیال بھی گھوڑے کی طرح اڑتا ہے۔

(رسی، ریٹی، طور پر)

جنحو ← جنح ← جھکنا، مائل ہونا۔ جُناح ← گناہ

جُناح ← کندھے جھکنا

جھک کے

سائل، بازو

الف ← الف ← مؤلف (جوڑنا compiler) تالیف کرنا۔ الفت پیدا کرنا۔

جوڑ دینا۔

انہوں نے مختلف وڈ سے لے کر ایک کتاب کی شکل دے دی ہو تو کہا

حرض ← حرض ← کسی کو ترغیب دینا۔

ترغیب دے ہلاکت سے بچانا - پالن

اپنے کام پر ابھارنا کہ اگر نہ کرے تو وہ تباہ ہو جائے گا۔

عربی ← بہت بیمار ہونا - فکر، در سے جانا - ہلاکت کے قریب ہو جانا۔ دین قرض

یفقھون ← فقہ ← سوجھ بوجھ، الجانی بھیرت، سمجھ بوجھ

understanding ، قوت ادراک۔

اسری ← اسر ← اسیر ← گرفتار ہو جانا - قیدی ہونا۔

یثخن ← ثخن ← (۱) کسی چیز کو اٹھا کر وزن کا اندازہ کرنا۔

لمس ← ٹٹولنا۔ مس ← چھو جانا۔

② جو ان دنوں میں دو سے بڑھ رہا ۔ ثخن ← جتنا ہو سکا اتنا قتل کرنا۔

اخذ تم ← أخذ ← لینا، پکڑنا۔

فآمکن ← مکن ← قوت دینا، جگہ دینا، مکان قبضے میں دے دینا

اووا ← آوی ← پناہ دینا۔ آباد کرنا۔

ارحام ← رحم ← پیٹ کے رشتے داری۔

اللہ ← الٰہ ←

Tafseer Lesson No 100 (59-75)

59 ← منکرین حق ← اس بات کے گمان میں نہ رہیں کہ وہ بازی لے گئے یقیناً وہ ہمیں ہرا نہیں سکتے۔

* یہود، مدینہ، منافقین ← مخاطب — ایک مفسرین کی رائے

** وہ لوگ جنہوں نے دین میں (جزوہ بدر) ← مخاطب — دوسری "

جانے / حصہ لینے سے انکار کیا تھا۔

← یہ لوگ اپنی چالاکی سے اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔

اللہ جب چاہے اپنی پکڑ لے گا۔

کوئی بھی شخص جو گناہ کر کے بچ نکلے وہ خود کو سبقت لے گیا وہ اس گمان سے باہر آجائے یہ اللہ کی طرف سے ڈھیل ایک عذاب کی صورت ہے۔

* عربی میں "عاجزہ الصید" شکار قابو سے نکل گیا۔

60 ← اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جہاد کا / جنگ کی تیاری کا حکم دے رہے ہیں۔

تیاری کرو ← اپنی استطاعت کے مطابق

قوت ← اسلحہ، جسم کو تیار کرو، جنگ کیلئے طریقہ سیکھو

تلوار بازی
اسلحہ، نیزہ بازی، تیر اندازی ← پرکوشی اپنے دور کے لحاظ سے
اپنے دور کے لحاظ سے جنگ سازی میں کام آنے والے
فن سیکھیں۔ اسلحہ جتنا اچھا جتنا جدید ہے اور
چلانا سیکھ سکتے ہیں سیکھے۔ جسم کو طاقتور
کریں۔ دفاعی انداز سیکھیں۔ عقبہ بن عامرؓ نے کہا کہ آپؐ نے ممبر پر
قوت سے مراد تیر چلانا ہے 3 دفعہ فرمایا تیر اندازی

* آپؐ نے فرمایا۔ جس کو اللہ تعالیٰ زمین میں قوت دے
گا اور اپنے سے عنایت کرے گا سو تم میں سے کوئی بھی
اپنے تیروں کے ساتھ کھیلنے میں سستی نہ کرے

ہر زمانے میں تیاری رکھیں

* آپؐ نے فرمایا۔ جس نے تیر اندازی سیکھی پھر چھوڑ دیا وہ
ہم میں سے نہیں۔ یا اُس نے نافرمانی کی۔ (امام مسلم)

* قبیلہ اسلم کی جماعت کے پاس سے گزرے تو آپؐ
نے فرمایا۔ اے بنی اسماعیل! تیر اندازی کرو بے شک تمہارے
باپ دادا بڑے تیر انداز تھے۔ تو دوسری جماعت نے تیر اندازی
روک دی۔ تو آپؐ نے پوچھنے پر بتایا کہ آپ تو انکے ساتھ
ہیں تو ہم کیسے تیر اندازی کریں۔
آپؐ نے فرمایا تیر اندازی کرو میں سب کے ساتھ ہوں۔
(بخاری سے روایت)

* عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ جو گھوڑے دوڑ کے لیے تیار
کیے گئے تھے آپؐ نے انکی تیاری حفیاء سے ثنیۃ الوداع
تک دوڑ لگوا کر دیکھی اور جنکی تیاری نہیں تھی انکی
مسجد بنی زریق تک دیکھی میں بھی اُن لوگوں میں سے تھا جنہوں
نے گھوڑے دوڑائے۔

→ Defence system → strong رکھیں

قوت سے = زبان، تحریر، میڈیا، قدرت، diplomacy
مراد بلا موقع کی مناسبت سے تیاری ہونی چاہیے۔ جنگ میں
دشمن کے مقابلہ کی تیاری ہونی چاہیے۔

* Do short term & long term planning.
* Always have plan B with A.

اعلیٰ ہمہ صفات ← Standing Army of Muslims. Defence system of Muslims

61 ← بین الاقوامی سطح پر ← تمہارا طریقہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے بہادرانہ ہونی چاہیے۔ ڈرو نہیں۔
اگر وہ صلح کرنا چاہیں تو تم بھی بہادر طریقے سے صلح کرو۔
صلح، اسلام = آپکی جان، مال یہ سے محفوظ ہے۔

62 ← اگر وہ تمہیں صلح کا کہہ کر غداری کریں تو تمہارے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ مسلمان خواہ مخواہ کسی کی نیت پر شک نہ کریں۔ خود جنگ کو فروغ نہ دیں۔ اگر جنگ میں آخری حل بچے تو پھر کریں۔ جنگ کو بلا وجہ طول نہ دیں۔
مومنین نے آپ کے دور بازو بن گئے۔ دست بازو بن

63 ← مدینہ اوس + خزرج کے درمیان ہر وقت لڑائی تھی۔
* مسلمانوں پر اللہ کا احسان
لے اللہ نے اُن کے دل آپس میں جوڑ دیے (اوس+خزرج)

جہالت کے دور میں مدینہ کے لوگوں میں جھگڑا ← یہاں اللہ تعالیٰ اُس بھائی چارے کی بات کر رہے ہیں جو اللہ کے حکم سے ہوا۔

CamScanner

جس سے مسلمانوں کی ایک جماعت تیار ہو گئی آپس میں
دل جڑ جانے سے۔
← مسلمانوں کی صدیوں کی دشمنی ختم ہو گئی آپ کے دور میں۔
لے سورۃ آل عمران بھی اس کی نشاندہی کی ہے۔

← **غزوہ حنین کے موقع پر** ← کچھ انصار آپس میں یہ بات
کر رہے تھے کہ ہم نے آپ کو پناہ دی۔ آپ نے
سن کر اکٹھے ہونے کا حکم دیا۔ اور کہا۔
اے انصار انہیں نے کہا کہ تم گمراہ تھے اللہ نے
میرے ذریعے گمراہی سے نکالا۔ محتاج تھے میرے
ذریعے خوشحال کیا۔ الگ تھے میرے ذریعے اکٹھے ہوئے
آپ جو بات کہتے وہ آگے سے کہتے اللہ + اسکے رسول کے
احسان کہیں زیادہ ہیں۔

← **پھر آپ نے ایک اور موقع پر فرمایا** کہ تم لوگوں سے ان کا اچھا
اچھا نہیں کہ وہ بکریاں گھوڑے لے کر گھر جائیں۔
اور تم اللہ + اسکے رسول کو ساتھ لے جاؤ وہی کافی
ہیں تمہارے لیے۔

Brotherhood ، Sisterhood کو فروغ دیں۔

← 64 **تمہارے لیے (آپ) + اہل ایمان کیلئے اللہ کافی ہے۔**
اپنی استطاعت کے مطابق جنگ کی تیاری کرو پھر اللہ پر
توکل کرو۔ اللہ کافی ہے
اللہ کافی ہے ← رسول اللہ + اہل ایمان کیلئے

65 ← آپ ﷺ مخاطب ← مومنین کو جنگ کی ترغیب پر اُبھار دیں۔

← آپ ﷺ نے فرمایا۔

جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے گھوڑا پالے اور اس سے اللہ پر ایمان + وعدوں کی تصدیق ہو تو بے شک اسکا کھانا پینا + پیشاب قیامت کے دن اُس مجاہد کے ترازو میں رکھیں جائیں گے۔

(بخاری)

← آپ ﷺ نے فرمایا۔

صبح و شام اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(بخاری)

← آپ ﷺ نے فرمایا۔

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مثال ایسے ہے جیسے روزے دار اور شب داری کرنے والے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ جہاد کرنے والا کون ہے

← اللہ رب العزت نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کیلئے یہ ضمانت دی ہے کہ اگر کسی کو موت آجائے تو اسکو جنت میں داخل کرے گا یا پھر اجر و غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس لوٹائے گا۔ (بخاری)

← آپ ﷺ نے جنگ سے پہلے بھی اہل ایمان کو جہاد کی ترغیب دلائی ہے غزوہ بدر میں جب دشمن بھاری تعداد اور بہت سے وسائل کے ساتھ آیا تو آپ ﷺ نے اہل ایمان کو مخاطب کر کے کہا کہ تیار ہو جاؤ ایسی جنت میں جانے کیلئے جسکی

چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے۔ تو ایک صحابی عمیر بن حمامؓ نے پوچھا کہ کیا جنت اتنی بڑی ہوگی۔ آپؐ نے کہا۔ ہاں تو انہوں نے خوشی کا اظہار بخ بخ کہہ کر کیا۔ تو تلوار کی نیام توڑ دی اور کھجوریں تھوڑی سے کھا کر باقی پھینک دیں اور دیوانہ وار لڑا اور شہادت نوش ہوئی۔

حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک جرنیل ← مثنیٰ ← دنیا کے عظیم جرنیلوں میں سے تھے۔

20 ← 200 پر ‏ 1:10 کی Ratio

100 ← 2000 پر غالب رہیں گے۔

انہوں نے فتح کے بعد اپنے لشکر سے خطاب کیا۔ کہا میں نے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں ایرانیوں سے جنگ کی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں 100 ایرانی 1000 عربیوں پر بھاری ہوتے تھے اور اب 100 عربی 1000 ایرانیوں پر بھاری ہوتے ہیں۔ یہ سب اسلام + ایمان کی برکت ہے اللہ رب العزت نے ایرانیوں کا مرکز ظاہر کر دیا۔ یہ خطاب جنگ قدسیہ کے بعد کیا۔

ایمانی قوت کی وجہ سے تھوڑے زیادہ پر بھاری ہو سکتے ہیں۔

← مسلمانوں کی ابھی مشقت ویسی نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ ابھی نئے نئے ایمان لانے والے تھے تو ایمانی قوت کے لحاظ سے بھی کمزور تھے۔ پھر کچھ ضعیف لوگ تھے۔

100 ← 200 پر ‏ 1:2 کی Ratio

1000 ← 2000 پر

← آخری زمانے کی جنگوں میں 2000 مسلمانوں نے 80,000 ہزار کفار کا مقابلہ کیا۔

جنگ موتہ ← 3,000 ہزار مسلمان 1,00,000 کفار کا مقابلہ کیا۔

★ حضرت عمر فاروق رضؓ کو ایک صحابی نے کہا کہ اس وقت تعداد بہت کم ہے تو آپ رضؓ اور زیادہ فوجیں وہاں بھیجیں۔ پھر آپ رضؓ نے خط لکھا کیا میں 4000 ہزار لوگوں کا لشکر تمہیں بھیج رہا ہوں تو جب وہ پہنچے تو صرف چار لوگ تھے۔ اس نے کہا یہ صرف چار لوگ ہیں کہا میں نے ایک ہزار کے مقابل ایک ایسا جرنیل اور باقی تین ہزار والے بھیجیں ہیں۔

عمرؓ نے وحشیوں کو آداب سکھا دیے۔

★ 22 لاکھ مربع کا علاقہ عہدِ فاروقی میں فتح ہوا ہے۔

★ عمر فاروق رضؓ کے زمانے میں فوجیوں کیلئے گھڑسواری، تیراندازی، تیراکی، اور ننگے پاؤں دوڑنا مشق میں ضروری طور پر شامل تھا۔

مدینہ بیٹھ کر فوج کو کمانڈ کرتے تھے۔ "Supreme leader"

اگر تم صبر کرنے والے ہو۔ توکل کرنا، گھبرانا نہیں۔

67 ← بدر میں کافروں کو شکست ← 70 مارے گئے، 70 قیدی بنے

کافروں نے پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ کہ انہوں نے ہمیں قیدی بنا لیا ہے۔

جب کفار خود لڑائی کیلئے تو مسلمانوں کو اپنی حفاظت کیلئے کچھ تو کرنا ہی تھا۔ جو بچ گئے انکو قید کرنا۔ ان سے فدیہ لینا

آیت کا مطلب۔

سورۃ محمد ← آیت نمبر ۴ کی شرط ← کہ پہلے دشمنوں کی طاقت کو اچھی طرح کچل دیا جائے پھر قیدی پکڑنے کی طرف آئیں۔

پھر آپ پر ہے کہ قیدیوں کو پکڑ رکھنا یا فدیہ لے کر چھوڑنا یا قتل کر ڈالنا ہے۔

→ اب غزوہ بدر

میں مسلمانوں نے جو غلطی کی وہ ← کفار کی طاقت کو صحیح طریقے سے نہ کچلا۔ قریش کی فوج بھاگ نکلی مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ مال غنیمت اکٹھا کرنے اور دشمن کو قیدی بنانے میں لگ گیا۔ کچھ لوگوں نے دور تک قریش کا تعاقب کیا اگر سب کرتے تو طاقت کچل دیتے اور قیدی بنانے کی بجائے قتل کر ڈالتے تو وہ دوبارہ جنگ کرنے کا سوچ بھی نہ سکتے تھے۔ احد اور احزاب بدر کا بدلہ لینے کیلئے ہوئی۔

67+68 کے شان نزول میں حدیث

← حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے جنگ بدر میں کفار کے لوگ قیدی بن جانے کے بعد عمر فاروقؓ اور ابوبکر صدیقؓ سے پوچھا تمہاری انکے بارے میں کیا رائے ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ ~~عمر فاروقؓ~~ نے کہا کہ یہ چچا کے بیٹے ہیں میری یہی رائے ہے کہ ان سے فدیہ لیا جائے تاکہ کفار کے مقابلے ہمیں طاقت حاصل ہو اور ہو سکتا ہے یہ اسلام کی طرف راغب ہو جائیں۔ اب عمر فاروقؓ نے کہا کہ انکو ہمارے حوالے کر دیجئے تاکہ انکی گردنیں اڑا دوں۔ عقیل کو علیؓ کے حوالے کر دیجئے جو کہ علیؓ کے بھائی تھے۔ میرے حوالے فلاں کو کر دیجئے تاکہ انکی گردنیں اڑا کہ کفر کے سرغنوں شر زنوں کو ختم کر دیا جائے۔

← حضرت عمر فاروقؓ کہتے ہیں کہ آپؐ ابوبکر صدیقؓ کی رائے کی مائل ہو گئے اور میری طرف نہ ہوئے۔ دوسرے دن میں نے

آپؐ اور ابوبکر صدیقؓ کو روتے دیکھ کر وجہ دریافت کی تو
آپؐ نے فرمایا۔
کہ تمہارے ساتھیوں نے فدیہ لے کر قیدیوں کو چھوڑنے کی
جو بات کی مجھے انکا عذاب دکھایا گیا جو اس درخت سے
بھی زیادہ قریب تھا چنانچہ اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔
(بخاری + امام مسلم کی روایت)

← حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ بدر کے دن جنگی قیدی
آپؐ کے پاس لائے گئے آپؐ نے صحابہ کی رائے پوچھی پھر رسولؐ نے فرمایا
ان میں سے ہر ایک کو یاں فدیہ دینا ہوگا یاں گردن اڑا دی جائے گی۔
عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ یا رسول اللہؐ بجز سہیل بن بیضا کے
کیونکہ میں نے سنا ہے وہ اسلام کا ذکر کرتا ہے تو آپؐ
خاموش رہے بیان کہ مجھے خدشہ لاحق ہو گیا کہ کہیں
آسمان سے مجھ پر پتھر نہ برسائیں جائیں۔ بقول عمر فاروقؓ کی
رائے کہ یہ آئتیں نازل ہوئیں گئیں۔
اللہ تعالیٰ کی یہ ناراضگی مسلمانوں پر تھی ۔
- پہلے ابوسفیان کے قافلہ پر حملہ کرنا چاہا بجائے ابوجہل کے
- جنگ میں کچل کر جانے کی بجائے قیدی + غنیمت کے پیچھے لگ گئے۔

تم دنیا کا مال چاہتے ہو اسی لیے تو ہر وقت تم پر دنیا کا
غلبہ ہو جاتا ہے ۔
یہ ایک اجتہادی غلطی تھی اور اللہ نے فدیہ کی اجازت
سورۃ محمد میں دے دی تھی اس لیے سخت سزا نہ دی
گئی - 4 ہزار درہم فی کس ایک آدمی کا فدیہ تھا۔

ان قیدیوں میں آپؐ کے چچا حضرت عباس، داماد ابو العاص، نوفل بن حارث، چچا زاد عقیل بن ابی طالب بھی شامل تھے۔

آپؐ کی بیٹی نے فدیہ میں حضرت خدیجہؓ کا وہ ہار بھیجا جو انکی ماں نے حضرت زینبؓ کو دیا تھا شادی پر۔ آپکی آنکھیں نمی سے بھر گئیں اور مشورہ کیا کہ اگر تم کہو تو میں زینبؓ کے قیدی کو چھوڑ دوں۔

میری ماننا ہو

* جو پڑھا لکھا ہے۔ وہ مسلمان 10 بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں۔
* جو پڑھا لکھا نہیں تھا۔ اس سے وعدہ لیا کہ آگے جنگ میں شامل نہ ہوگا۔

69 ← فدیہ بھی مال غنیمت میں شامل ہوتا ہے۔ آپ اسکو کھا سکتے ہیں یہ حلال ہے یعنی کہ فدیہ لینے پر بس سرزنش کی تھی۔

* ← آپؐ نے فرمایا۔

"کفار سے حاصل ہونے والا مال غنیمت امت محمدی اور محمدؐ کیلئے حلال کر دیا گیا ہے جو اس سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھا۔"

* آپؐ نے فرمایا۔

فدیہ لینے کیلئے اسکا عذاب الہیٰ بالکل سر پر آ چکا تھا بجز عمر بن خطاب + سعد بن معاذ کے کوئی نہ بچتا۔ انکی رائے تھی کہ فدیہ نہیں لینا چاہیئے بالکل ایک دفعہ انکی طاقت کا زور ختم کر دینا چاہیئے۔

70، 71 ← مفسرین کے مطابق یہ آیات آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ کے بارے میں ہیں۔

جیسا کہ وہ بدر کے قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا

CamScanner

ایک قیدی سے ۴ ہزار درہم فدیہ لیا گیا۔
اگر خیر ہوئی تو اس سے جو لیا گیا بڑھ چڑھ کر دے گا۔
اور تمہیں بخشا جائے گا۔

ان قیدیوں کا ذکر ہے جو فدیہ کیلئے روک لیے گئے۔
ابھی فدیہ دے کر چھوٹ رہے ہیں اور دل میں اگر یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں گے۔ تو یہ نئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ آگے بھی تو انہوں نے اللہ اور اسکے رسول سے خیانت کی ہے جسکا سزا یہ آپ کی قید میں آگئے۔

← ایک رائے کے مطابق بڑھا چڑھا کر دینے کا مقصد

* فدیہ جو لیا گیا ہے اس سے بہترین سے اللہ نوازے گا کہ تم قبول اسلام کر لو گے۔

← حضرت عباسؓ بھی انہیں قیدیوں میں تھے فدیہ دیا پھر قبول اسلام کیا۔ اللہ رب العزت نے انہیں دنیاوی مال میں بہت سارا نوازا۔

عباس فرماتے ہیں کہ جب میں مکہ سے غزوہ بدر میں گیا تو اپنے ساتھ 700 گنی سونا لے کر گیا کہ ضرورت پڑنے پر لشکر پر خرچ کروں گا۔ اسکی نوبت آئے بغیر وہ قید ہو گئے اور فدیہ کے وقت رسولؐ نے آپ سے فدیہ دینے کو کہا۔ رسولؐ نے آپ سے اپنے ساتھ آپ کے دو بھتیجوں کا بھی فدیہ دینے کو کہا عقیل بن ابی طالب، نوفل بن حارث تو انہوں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں اور اگر دے دوں تو میں تو فقیر ہو جاؤں گا۔ رسولؐ نے فرمایا وہ مال جو آپ مکہ سے لے کر گئے ہیں وہ کہاں ہے؟ جو ام فضل نے آپ کو دیا۔ تو انہوں نے

Self esteem

کہا کہ یہ بات آپؐ کو کیسے پتا، آپؐ نے کہا یہ بات میرے رب نے مجھے بتائی ہے۔ کیونکہ حضرت عباسؓ کے مطابق جب یہ سب ہوا تب وہاں وہ اور ان کی بیوی تھی بس۔

← حضرت عباسؓ نے اس واقعہ کے بعد اسلام قبول کر لیا لیکن اعلان نہ کیا کیونکہ ان کا سب سامان روپیہ پیسہ قریش مکہ پہ قرض تھا۔ اگر پتہ چل جاتا مسلمان ہونے کا تو وہ نہ دیتے۔ پھر آپؐ سے مکہ سے مدینہ کی ہجرت مانگی جو آپؐ نے انکو مکہ ہی ٹھہرے رہنے کا کہا۔

پھر اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عباسؓ خود کیا کہتے تھے۔

میں نے 20 اوقیہ سونا فدیہ میں دیا تھا۔ اسوقت میرے 20 غلام ہیں جو کہ تجارت کا کاروبار کر رہے ہیں اور کسی کا بھی کاروبار 20 ہزار درہم سے کم نہیں۔ اسکے علاوہ مجھے حج میں حاجیوں کو آبِ زم زم پلانے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ سارے مکہ کے مال سے زیادہ یہ پانی پلانے کا کام ہے۔

خیانت سے مطلب ← کفر کرکے، انکار کرکے پھر مسلمانوں کی ~~خیانت~~ بربادی کیلئے کام نہ کرنے لگ جائیں۔

72 ← **صحابہ کی اقسام بتائی گئی ہے۔** دینی مرتبے کے اعتبار سے

1. **مہاجرین** ہجرت کی + جہاد کی جان و مال کے ساتھ
2. **انصار** ← ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی + مدد کی۔
3. **جنہوں نے ہجرت نہ کی** ← ان سے مسلمانوں کی کوئی ولایت نہیں جب تک وہ ہجرت نہ کریں۔

رسول ﷺ نے انکا درمیان مواخات کا رشتہ قائم کیا تھا۔

← اگر وہ مدد مانگیں تو کرو لیکن اگر معاہدہ ہو چکا ہو پھر مدد نہیں کرنی۔

* جیسے کچھ مسلمان ہجرت نہیں کی تھی اور مکہ میں ہی تھے جب انہیں پتہ چلا کہ اللہ کی طرف سے حکم آگیا ہے وہ اب ہجرت

کرنا چاہتے تھے اور اپنے مسلمانوں (مدینہ کے) کی مدد ذمہ داری تھی
لیکن اب مسلمانوں کا معاہدہ **صلح حدیبیہ** ہو چکا تھا۔ اب
وہ معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے تھے۔

← مہاجرین و انصار میں جو آپؐ نے مواخات کا رشتہ قائم کیا تھا اس میں وراثت بھی شامل تھی بعد میں یہ حکم منسوخ کر دیا گیا جب سورۃ نساء میں وراثت کے قانون آ گئے۔

اگر مسلمان مدد مانگ رہے ہیں تو کر دو۔ لیکن اگر مدینہ مکہ کے مسلمان کسی ایسی قوم کے خلاف مدد مانگ رہے ہیں کہ اور ان سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے تم ان کے خلاف کچھ نہیں کرو گے تو پھر معاہدے کی خلاف ورزی نہ کرو۔

73 ← جب دار الکفر میں رہنے والے ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں تو مسلمانوں کو بھی اسلام کی بنا پر ایک دوسرے کی مدد کرنی ہے ورنہ فساد برپا ہو گا۔

مفسرین نے ایک اور قانون نکالا ← کہ ایک کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

← حدیث ← وراثت کا قانون

"کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتے۔

76 ← مسلمانوں کیلئے سب سے اہم کہ اللہ رب العزت گناہوں کو معاف فرما دے۔ یہاں اسی کا ذکر ہے۔

مہاجرین + انصار کی فضیلت + تعریف ← بیان کی جا رہی ہیں۔

* کرم ← انگور کی بیل + انگور ← بہت نفع + نفع بہت زیادہ

بہت طریقوں سے نفع کمایا جاتا ہے۔

75 ← تیسرا گروہ ← شرط ← یہ لگائی تھی کہ وہ جب تک وہ ہجرت نہیں کرلیتے
اب انہوں نے ہجرت کرلی ہے تو وہ بھی تمہارے ساتھ ہیں۔
اخوت اسوا خات کی بنا پر ← وارث نہیں بن سکتے۔
پہلے جو انصار و مہاجرین کو ایک دوسرے کا وارث بنایا تھا
یہاں اسکو منسوخ کر دیا گیا ہے۔
سورۃ نساء آیت نمبر 33 میں اصل وارث بتائے گئے ہیں۔

مہاجر ← مالی لحاظ سے بہت بہتر ہو گئے تھے وہ لوگ
دینی معاملات میں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے تھے لیکن
وراثت نہیں دے سکتے تھے۔
وراثت ← رحم والے / قریب ترین / خونی رشتے
یہی وراثت کی بنیاد بنیں گے۔

← سورۃ انفال کا زیادہ تر حصہ ← غزوہ تبوک کے بعد
غزوہ بدر میں مال غنیمت پر لڑائی کے وقت۔
مسلمانوں کی خامیاں - غزوہ بدر میں فتح کی اصل وجہ اللہ رب العزت
کی نشاندہی + مدد۔

سبحانک اللھم وبحمدک نشھد ان لا الہ الا [illegible]
انت نستغفرک ونتوب الیک

Surah Anfaal Ayah no 57 & 58

56 ← جب جنگ میں عہد شکنی کرنے والوں کو پاؤ تو ایسی سزا
دو کہ وہ انکو دیکھ کر ان کے حمایتی بھاگ دوڑ جائیں اور وہ عبرت
پکڑ لیں۔

58 ← اگر کوئی قوم عہد شکنی یعنی خیانت کرے تو تم بھی معاہدہ
پھینک دو ان کی طرف ، ختم کر دو

نبذ ← حقیر سمجھ کر پھینک دو۔

اگر آپ کو ڈر ہو کہ یہ قوم معاہدہ نبھا نہیں پائے گی یا توڑ دیں گے تو وقت سے پہلے اپنے معاہدہ ختم کرنے کا بتا دو تاکہ تم دونوں قومیں خود اپنی حفاظت کیلئے کام کرو۔ *عین وقت پر بتانا / بیان نہ بتانا غلط ہے۔

شان نزول میں واقعہ ←

ابو داؤد بن ترمذی / نسائی کی روایت

سلیم بن عامر کی روایت سے نقل

حضرت معاویہ رض کا ایک قوم سے جنگ نہ کرنے اور کئی کا معاہدہ تھا۔ انہوں نے معاہدے کے دوران ہی اپنا لشکر اور جنگ کا سامان اُس قوم کے قریب پہنچانے کو کہا تو اسے میں ایک بوڑھے صحابی جو گھوڑے پر سوار تھے وہ انکو دیکھ کر بولنے لگے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر وَفَاءٌ لَا غَدْرًا

حضرت معاویہ کا ارادہ تھا کہ مدت ختم ہوتے ہی دشمن پر ٹوٹ پڑیں گے۔ " یعنی نعرہ تکبیر کے ساتھ وہ معاہدہ پورا کرنے کی بات اور خلاف ورزی سے روک رہے تھے۔"

رسول ﷺ نے فرمایا کہ "اگر کسی قوم سے صلح / ترک جنگ کا معاہدہ ہو جائے تو چاہیے کہ نہ کوئی گرہ ان کے خلاف کھولیں نہ باندھیں"۔

← حضرت معاویہ کو جب خبر کی گئی تو یہ کہنے والے صحابی حضرت عمر بن عنبسہ تھے۔

حضرت معاویہ رض نے فوراً اپنے لشکر کو روک دیا۔ واپس بلا لیا۔ یہ معاہدہ حضرت معاویہ اور رومیوں کے درمیان تھا۔